کے لائق شعور اور مناسب اخلاق نہ ہوں۔ اسلام اسی لیے عام مسلمانوں کی فرداً فرداً تعلیم اور اخلاقی تربیت پر زور دیتا ہے۔ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ ایک ایک فردِ مسلمان میں ایمان اور احساسِ ذمہ داری (اور اسلام کے بنیادی احکام کا اور ان کی پابندی کا ارادہ پیدا ہو۔ یہ چیز جتنی کم ہو گی جمہوریت کی کامیابی کے امکانات کم ہوں گے اور جتنی زیادہ ہو گی امکانات اتنے ہی زیادہ ہوں گے۔

سوم یہ کہ جمہوریت کے کامیابی کے ساتھ چلنے کا انحصار ایک بیدار اور مضبوط رائے عام پر ہے اور اس طرح کی رائے عام اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب معاشرہ اچھے افراد پر مشتمل ہو، ان افراد کو صالح بنیادوں پر ایک اجتماعی نظام میں منسلک کیا گیا ہو اور اس اجتماعی نظام میں اتنی طاقت موجود ہو کہ برائی اور برے اس میں نہ پھل پھول سکیں۔ اور نیکی اور نیک لوگ ہی اس میں ابھر سکیں۔ اسلام نے اس کے لیے بھی ہم کو تمام ضروری ہدایات دے دی ہیں

اگر مندرجہ بالا تینوں اسباب فراہم ہو جائیں تو جمہوریت پر عملدرآمد کی مشینری خواہ کسی طرح کی بنائی جائے، وہ کامیابی کے ساتھ چل سکتی ہے اور اس مشینری میں کسی جگہ کوئی قباحت محسوس ہو تو اس کی اصلاح کر کے بہتر مشینری بھی بنائی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد اصلاح و ارتقاء کے لیے صرف اتنی بات کافی ہے کہ جمہوریت کو تجربے کا موقع ملے۔ تجربات سے بتدریج ایک ناقص مشینری بہتر اور کامل ترینتی چلی جائے گی۔

چند متفرق سوالات

سوال۔ مہربانی فرما کر میرے چند سوالات کے جوابات ارسال فرمائیے، میں آپ کا ممنون ہوں گا۔

۱۔ غلافِ کعبہ خانہ کعبہ پر کس شہر کا تیار شدہ چڑھایا گیا؟ بعض لوگ کراچی کے

غلاف کے متعلق قیاس آرائیاں کر رہے ہیں، اور بعض لوگ لاہور کے غلاف کے متعلق اظہارِ خیال کر رہے ہیں۔

۲۔ بعض لوگ فرماتے ہیں کہ آپ نے مسجد نبوی میں لوگوں کے ساتھ سلام نہیں پڑھا۔ آپ سے کئی ساتھیوں نے کہا کہ آپ تشریف لائیں اور سلام پڑھیں لیکن آپ نے کچھ جواب نہیں دیا اور دعا کے بعد وہاں سے تشریف لے آئے؟

۳۔ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے درسِ قرآن کے بند کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ جبکہ حضرت مولانا تھانوی صاحب کافی عرصہ سے درسِ قرآن بلامعاوضہ نشر کرتے تھے۔ آخر ریڈیو پاکستان والوں نے کس مصلحت کے تحت مولانا تھانوی کا درسِ قرآن بند کیا۔

۴۔ سنا ہے کہ آپ کا اور مولانا احمد سعید کاظمی صاحب کا مناظرہ ہوا تھا اور فیصلہ ان کے حق میں ہوا تھا۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

جواب ۔ آپ کے سوالات کے مختصر جوابات درجِ ذیل ہیں:

۱۔ اس سال ایک غلاف عیدالفطر کے موقع پر چڑھایا گیا تھا جس میں لاہور، کراچی، اور ہندوستان کے تھان ملے جلے تھے۔ دوسرا غلاف اب حج کے موقع پر چڑھایا گیا ہے جس میں زیادہ تر لاہور کے تھان اور کچھ ہندوستان کے تھان شامل ہیں۔ کراچی کے تھان کسی ضرورت کے موقع پر کام آنے کے لیے محفوظ رکھ لیے گئے ہیں۔

۲۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا اور مواجہہ شریف پر حاضر ہو کر درود و سلام عرض کر دینا میرے نزدیک کافی ہے اور یہ کام میں کرتا رہا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ کسی خاص جماعت کے ساتھ کھڑے ہو کر وہاں سلام پڑھنا کب سے ضروری ہو گیا ہے۔ جس واقعہ کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک روز نماز مغرب کے بعد دمشق کے ایک مشہور عالم اور صوفی بزرگ اتفاق سے مسجد نبوی میں مل گئے۔ میں ان سے بیٹھا ہوا گفتگو کر رہا تھا کہ اتنے میں یکایک مولانا عبدالحامد صاحب

بدایونی تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ چل کر سلام پڑھو اور اس کے بعد میرا جواب سُنے بغیر فوراً واپس تشریف لے گئے۔ اب اس قصے کو مشہور کیا جا رہا ہے کہ فلاں شخص نے مسجدِ نبوی میں لوگوں کے ساتھ سلام نہیں پڑھا۔ مَیں حیران ہوں کہ یہ کیا فضول حرکات ہیں جن میں ہمارے دین دار حضرات اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرتے ہیں۔ بلا وجہ دوسروں کے متعلق بدگمانیاں پھیلانا آخر کس قسم کی نیکی ہے اگر مسجدِ نبوی میں جا کر بھی دل پاک نہ ہوں اور آدمی درود و سلام پڑھنے کے وقت بھی بس یہی دیکھتا رہے کہ کس نے اسے پڑھتے دیکھا اور کس نے نہ دیکھا، تو اب کونسی جگہ ایسی باقی رہ جاتی ہے جہاں دل ان گندگیوں سے پاک ہو سکیں۔

۳۔ مولانا احتشام الحق صاحب کا درسِ قرآن بند کر دینا ریڈیو پاکستان والوں کا ایک بہت ہی افسوسناک فعل ہے۔ کوئی شخص بھی اس کی مذمت کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۴۔ مولانا احمد سعید کاظمی صاحب سے نہ میرا کوئی مناظرہ ہوا اور نہ مناظرے کرنا میرا شیوہ ہے۔ خدا ان لوگوں کو نیک توفیق دے جو طرح طرح کے افسانے تراشتے اور پھیلاتے ہیں۔

خواتین کا تعمیری و اصلاحی جریدہ ماہنامہ "بتول" لاہور

اور بچوں کے لیے پندرہ روزہ "نور" لاہور

و — جملہ مطبوعات ادارۂ بتول

اور — اسلامک پبلیکیشنز لمٹیڈ

و دیگر اداروں کی ہر قسم کی دینی۔ علمی و ادبی کتب ملنے کا پتہ

ادارۂ بتول ۴۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور